خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات | 27۔ فروری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 44 | جمعرات 19 شوال ۔1417ھ 27 تبلیغ 1376ھش 27 فروری 1997ء

انسانی پیدائش کے سلسلہ کی غرض عبادت ہے

ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے اس نے تو اپنا مقصد و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عقل سے بھی کام لینا چاہئے' کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلف ہے۔ کوئی آدمی بھی خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی (احکام دینیہ) کی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ (-) اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے اور نہ شرائع و احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کیے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستانی طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان اور کہاں کا ان حکموں پر عمل در آمد؟ خدا تعالیٰ اس سے برتر و پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 39)

کوئی کمزوری قرب الٰہی سے روک نہیں سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں میں گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روزانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ (عبادتوں) میں روزوں میں۔ ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرضہ لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملے میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مد نظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے۔

پس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف مت دیکھو۔ بہت لمبے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور ہاتھ آگے ہی آگے بڑھانا چاہئے۔ اگر کسی بات میں کمزوری ہو تو اسے پھر کرو۔ پھر کرو۔ پھر کرو حتیٰ کہ تمہیں خوب مشق ہو جائے۔ اور جب مشق ہو جائے گی۔ تو اس کے کرنے میں کوئی روک نہ پیش آئے گی لیکن اگر تم یہ کہو کہ کمزوری دور کر کے پھر اسے کرنا شروع کریں گے۔ تو پھر نہیں کر سکو گے۔ اصل مقصد کو تمہیں مد نظر رکھنا چاہئے۔ کانٹے مد نظر نہیں ہونا چاہئیں۔ ان کو نکالنے نہ بیٹھ جاؤ۔ بلکہ ان کو دور کرو۔ جس طرح راستہ چلتا ہوا مسافر جھٹکا دے کر اپنا دامن چھڑا لیتا ہے اور اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ کہ جہاں پہنچ کر انسان ابتلاؤں سے بچ جاتا ہے۔ اور جہاں یہ خطرہ نہیں رہتا کہ وہ غلط راستہ پر ہے۔ اعمال

باقی صفحہ 7 پر

ایک انسان جو دعا نہیں کرتا اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ اور بزرگ خادم سلسلہ مورخہ 97-2-24 ساڑھے چھ بجے شام فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ آپ نے 81 سال عمر پائی۔ ایک لمبے عرصے تک شعبہ تعلیم سے وابستہ رہیں اور حضرت مولانا کی معاون و مددگار رہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ اور بزرگ و دیندار خاتون تھیں۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد عصر جنازہ بیت المبارک میں پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کروائی۔

احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم شیخ اظہر احمد خالد صاحب ابن مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب خالد (وفات یافتہ) کی تقریب شادی مورخہ 13- فروری 1997ء کو منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے بہمراہ عزیزہ صائمہ نورین صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب دار البرکات ربوہ بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اگلے روز دار العلوم شرقی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کروائی۔

مکرمہ صائمہ نورین صاحبہ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب دار البرکات ربوہ کی پوتی اور مکرم سردار مصباح الدین صاحب آف چنیوٹ کی نواسی ہے۔ مکرم اظہر احمد صاحب خالد مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب کے نواسے اور مکرم شیخ عبد الکریم صاحب آف گجرات کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ضروری اعلان

○ الفضل کے قارئین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے جمعہ کے روز الفضل شائع ہوا کرے گا جبکہ اتوار کو الفضل کی تعطیل ہوگی۔ ایجنٹ حضرات بھی یہ تبدیلی نوٹ کر لیں۔

(مینیجر)

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

27- تبلیغ 1376 ھش　　27 - فروری 1997ء

دل کا دروازہ کھلا رکھیں

لوگوں میں آپس میں ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ جب ایک بات کہی جاتی ہے تو کچھ لوگ اسے مان لیتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں مانتے۔ جو مان لیتے ہیں وہ اس لئے مانتے ہیں کہ بات اچھی لگتی ہے اور جو نہیں مانتے وہ اس لئے نہیں مانتے کہ اس بات کے ساتھ انہیں اپنی ہم آہنگی محسوس نہیں ہوتی۔ بات تو ایک ہی ہوتی ہے ایک ہی شخص نے کی ہے۔ ایک ہی طریق پر کہی ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں پر مختلف اثر ہوتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ بات کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور سب لوگوں کے دل ایک جیسے نہیں۔ کوئی کسی بات کو اچھی سمجھتا ہے۔ تو اسی بات کو ایک اور شخص بری سمجھتا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ بات تو ایک ہی ہے اور یہ دلوں کا اختلاف ایسا ہے کہ اگر اس پر غور کیا جائے تو آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا۔ جو شخص بات مان لیتا ہے اس کے خیال میں ہر شخص کو وہ بات مان لینی چاہئے۔ اور جو شخص نہیں مانتا وہ اس شخص کو جو بات مان لیتا ہے عقل سے عاری سمجھتا ہے۔ یا اسے کوئی اور لقب دے دیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک رنگ میں ساری بات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ انسان کو بات ماننے کے لئے دل کا دروازہ کھولنے کی توفیق دیتا ہے تو وہ بات مان لی جاتی ہے۔ اور جس کے دل کا دروازہ نہیں کھلتا اس میں وہ بات داخل نہیں ہوتی اور انسانوں کے اپنے ہاتھ میں یہ بات نہیں ہے کہ کسی کے دل کا دروازہ کھول لیں یا کسی کے دل کا دروازہ بند رکھیں۔ اور یہ بات ہماری توجہ اس طرف بھی مبذول کرواتی ہے کہ زبردستی کسی سے بات منوانے کی کوشش عقلمندی کی دلیل نہیں ہے۔ جو لوگ زبردستی کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی بات مان لی جائے۔ ان کی بات اگر بظاہر مان بھی لی جائے تو وہ دل میں نہیں اترتی اور صحیح طور پر مانی نہیں جاتی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس ایک شخص نے یہ شکایت کی کہ اس نے اپنے بچے کی تربیت کے لئے اسے ڈانٹا ڈپٹا بھی ہے۔ مارا بھی ہے لیکن وہ ٹھیک ہی نہیں ہوتا۔ تو حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سے پوچھا کیا تم نے اس کے لئے دعا بھی کی ہے دعا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کہا جائے کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ مارنا ڈانٹنا اور ڈپٹنا تو کام نہیں آسکتا ایسا کرنے سے تو انسان کے دل کو کسی بات کے ماننے پر تیار نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ نہ مارنے کی ضرورت پڑے، نہ ڈانٹنے ڈپٹنے کی۔ دوسرے کے خیالات پر حاوی ہونے کے لئے یا دوسروں سے اپنی بات منوانے کے لئے یا انہیں اپنے خیالات کا ہم آہنگ بنانے کے لئے انسان بات تو کرے، بات کرنا تو ضروری ہے، لیکن بات کرنے کے بعد اس بات پر زور نہ دے کہ اس کی بات ضرور مان لی جائے کیونکہ اس طرح اول تو مانی ہی نہیں جائے گی اور اگر مانی جائے گی تو وہ حقیقی طور پر نہیں مانی جائے گی۔ دل میں انقباض پیدا ہوگا۔ اور ماننے والا اپنے دل میں سوچے گا کہ میں نے دباؤ میں آکر یہ بات مان تو لی ہے لیکن میں اسے درست نہیں سمجھتا۔ ایسے منوانے کا کیا فائدہ۔

پس دوسروں کو اپنا ہم آہنگ کرنے کے لئے اگرچہ بات کرنا تو لازمی ہے لیکن نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے تو ہماری بات بامعنی نظر آئے گی۔ اسے قبول کرنے کے لئے دل تیار ہوں گے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو ضروری نہیں کہ لوگ ہماری بات مان لیں۔ یہ بات نہ صرف روزمرہ کا ایک اصول ہونا چاہئے بلکہ ہمیں دعوت الی اللہ میں بھی اسی بات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ جب ہم لوگوں سے بات کرتے ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ مان لیں۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو ہمارے دل میں انقباض یا غصہ نہیں پیدا ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا ہم نے تو جس رنگ میں بات کی جاسکتی تھی جس بھلائی کی طرف لوگوں کو بلایا جاسکتا تھا اس پر پوری طرح عمل کر لیا ہے۔ اب یہ بات تیرے ہاتھ میں ہے کہ ان کے دل بدل دے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ مقلب القلوب ہے۔ دلوں کو بدلنے والا خدا تعالیٰ ہے۔ انسان ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ یہ دیکھے کہ لوگ اس کی بات مان رہے ہیں تو اس کا خدا تعالیٰ کے مقلب القلوب ہونے میں یقین بڑھنا چاہئے کیونکہ دراصل دل خدا تعالیٰ نے بدلا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے زبانی طور پر بھی اور تحریری طور پر بھی باتیں لوگوں تک پہنچادی ہیں۔ اور صرف پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ ہم لوگوں کے دل تو نہیں بدل سکتے۔ لوگوں تک باتیں پہنچانے کے بعد دعا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اثر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور انسان پر تصرف صرف اور صرف خدا کر سکتا ہے یعنی حقیقی تصرف۔ انسان کا دل بدل دے تو وہ باتیں سمجھنے لگے گا۔ ماننے لگے گا اور ان پر عمل کرنے لگے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی تقدیر کسی کے دل کا دروازہ نہ کھولے تو آپ جو چاہیں اسے سناتے رہیں، جو چاہیں اس سے کہتے رہیں وہ آپ کی طرف مائل ہی نہیں ہوگا۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو انسان کی درستی اور بہتری منظور ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ انسان کے دل ہی میں ایک واعظ کھڑا کر دیتا ہے۔ اس بات کو سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم اپنے دل سے مشورہ کریں تو یقیناً ہمیں مفید مشورہ ملے گا۔ اسی لئے ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو بات دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دیں اور جس بات کو دل قبول کرے اسے لے لیں۔ دراصل ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہمارا دل پاکیزہ ہو اور ہمیں خدا تعالیٰ کی ایسی مدد حاصل ہو کہ وہ ہمارے دل کا دروازہ کھلا رکھے اور ہم اچھی باتوں کو آسانی سے مان بھی لیں اور ان پر عمل بھی کریں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

کرتا ہے کون صرفِ نظر جسم و جان سے
ریگِ رواں پہ رہتے ہیں ہم بے نشان سے
دل کی کلی کِھلی کسی کانٹے کی نوک پر
پیدا ہُوا یقین کسی کے گمان سے

ابو الاقبال

سندھ کابینہ کے نگران وزیر کنور ادریس کا جنگ کو خصوصی انٹرویو

پاکستانی احمدیوں کی وطن سے وفاداری

ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے

جناب کنور ادریس کی سندھ کابینہ میں خزانہ ‘ ریونیو ‘ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور منصوبہ بندی کے وزیر مقرر کئے گئے تو گویا صوبہ میں ہل چل مچ گئی۔ ان کے عقیدہ کی بنیاد پر لوگوں کو اعتراض ہے کہ انہیں صوبائی کابینہ میں شامل نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔ اس سلسلے میں پاکستان بھر میں بالعموم اور سندھ میں بالخصوص احتجاج اور ہڑتالیں ہوئیں۔ متعدد مذہبی جماعتوں اور تنظیموں نے وزیر اعلیٰ سندھ بلکہ صدر پاکستان پر بھی جناب کنور ادریس کو برطرف کرنے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ اور یہ بھی دھمکی دی کہ قادیانی وزیر کی برطرفی تک ان کا احتجاج جاری رہے گا۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ قادیانی کو وزارت دے کر آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ان کا یہ الزام بھی ہے کہ ایک قادیانی نے مسلمان کی حیثیت سے حلف اٹھا کر دھوکا دیا ہے۔ ہم نے سوچا کہ اس بارے میں جناب کنور ادریس کا نقطہ نظر معلوم کیا جائے۔ اس انٹرویو میں اس خاص نکتے کے ساتھ ساتھ صوبے کی عام اقتصادی حالت اور دیگر متعلقہ امور پر بھی ان سے بات چیت کی گئی۔

سوال آپ نے بیوروکریسی سے کل پرزے کی حیثیت سے طویل عرصے تک سرکاری ایڈمنسٹریشن چلایا اب وزارت کی طرف کیسے آ گئے؟

جواب میں 36 سال کی سرکاری ملازمت کے بعد تین سال قبل 1993ء میں ریٹائر ہوا۔ سرکاری ملازمت میں ترقی کرتا ہوا اعلیٰ ترین عہدوں تک پہنچا۔ وفاقی حکومت اور صوبائی محکموں میں 22 گریڈ کا افسر رہا اور سیاست کے نشیب و فراز سے بھی آگاہ ہوتا رہا۔ تاہم ریٹائرمنٹ کے بعد سیاست کی طرف جانے کے بجائے پرائیویٹ کام کرتا رہا۔ میرا کبھی خیال نہ تھا کہ وزارت کی طرف آؤں گا‘ نہ ہی کبھی اس بارے میں کسی سے بات کی۔ جب ملک میں پیپلزپارٹی کی حکومت ختم ہوئی اور سندھ میں جناب ممتاز علی بھٹو نے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالا تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ صوبہ کے حالات بے حد خراب ہیں۔ ہماری عبوری حکومت ہے۔ صرف تین ماہ کا وقت ملا ہے۔ ہمیں اس مختصر سے وقت میں مشکل حالات اور مشکل معاملات سے نمٹنا ہے۔ آپ ایڈمنسٹریشن کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ سندھ میں رہے ہیں۔ کراچی کے حالات سے واقف ہیں۔ آپ میری صوبائی کابینہ میں شامل ہو جائیں۔ میں اس کے لئے بالکل تیار نہ تھا۔ انہوں نے کہا میں نے آپ کا انتخاب بطور سیاستدان نہیں‘ ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے کیا ہے۔ میں نے ان سے چند دن سوچنے کی مہلت مانگی۔ گھر آ کر بیوی بچوں سے مشورہ کیا اور خود بھی غور کیا میں نے سوچا کہ اگر اپنی صلاحیتوں اور تجربہ سے میں قوم کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو مجھے اس سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے چنانچہ میں نے اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ میں 1971ء سے ممتاز علی بھٹو کو جانتا ہوں۔ جس وقت سندھ میں جناب ممتاز علی بھٹو صوبائی گورنر تھے‘ میں کراچی میں اس وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھا۔ ظاہر ہے ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی گورنر کے سامنے کیا حیثیت ہو گی۔ لیکن شاید میرے کام کے بارے میں انہیں اطلاعات ملتی رہی ہوں۔ اس وقت کمشنر کے عہدے ختم کئے جا چکے تھے کیونکہ پیپلزپارٹی کی حکومت کمشنر کے عہدے رکھنا نہیں چاہتی تھی۔ اس طرح بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میری ذمہ داریاں بڑھ گئی تھیں‘ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال میں بھی میرا کام بہت زیادہ تھا۔ جسے میں نے خوش اسلوبی سے نبھایا۔ شاید ممتاز بھٹو صاحب کو اس وقت کی میری کارکردگی یاد رہی ہو۔

سوال بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دور حکومت میں بھی آپ سندھ کے چیف سیکرٹری مقرر ہوئے تھے۔ کیا آپ ان کی بھی میرٹ لسٹ پر تھے؟

جواب 1988ء میں پیپلزپارٹی کی حکومت نے مجھے سندھ کا چیف سیکرٹری مقرر کیا اس وقت جناب قائم علی شاہ صوبائی وزیر اعلیٰ تھے۔ دراصل جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار میں‘ میں سندھ کا ہوم سیکرٹری تھا۔ وہ بالعموم پیپلزپارٹی اور بالخصوص بھٹو خاندان کے لئے بڑا ابتلاء کا دور تھا۔ بے نظیر صاحبہ کراچی میں جیل میں بند تھیں۔ اس وقت ان کے بہت سے مسائل تھے۔ میں نے ہوم سیکرٹری کی حیثیت سے انہیں کبھی تنگ نہیں کیا اور جیل مینوئل کے مطابق انہیں جو سہولت مل سکتی ہے وہ ملنی چاہئے تھی۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ تکلیف میں ہیں تو اگر مجھ سے کوئی مدد ہو سکتی ہے تو کرنی چاہئے۔ اور رولز کے تحت جو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ وہ انہیں ملنا چاہئے۔ شاید میرے اصولی کام کے حوالے سے انہوں نے میرا نام سنا ہو۔

سوال لیکن یہ بھی بات ہے کہ چیف سیکرٹری کی حیثیت سے آپ کو زیادہ دن برداشت نہیں کیا گیا؟"

جواب جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ سندھ اور وفاق میں میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہا ہوں۔ کمشنر کراچی رہا‘ سندھ کا سیکرٹری اطلاعات اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ رہا‘ پھر فیڈرل گورنمنٹ میں چلا گیا اور وزارت پیداوار میں ایڈیشنل سیکرٹری مقرر ہوا۔ وفاقی وزارت پیٹرولیم اور وزارت پیداوار میں سیکرٹری رہا۔ پھر پاکستان آٹوموبائل کارپوریشن کا چیئرمین بنا کر مجھے کراچی پوسٹ کیا گیا۔ جب پیپلزپارٹی کی حکومت بنی تو میری خدمات حکومت سندھ کے حوالے کر دی گئیں اور مجھے چیف سیکرٹری کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ مجھ سے پہلے اس عہدہ پر جناب سلیم عباس جیلانی فائز تھے۔ لیکن آپ کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ میرے وسیع تر انتظامی تجربات کے باوجود محض چار ماہ کے عرصے میں اس عہدہ سے میرا تبادلہ کر دیا گیا۔ میرا اصول رہا ہے کہ اپنے تبادلہ کو رکوانے کے لئے میں کبھی ہاتھ پیر نہیں مارتا اور نہ ہی ٹرانسفر کے اسباب جاننے کی کوشش کرتا ہوں۔ چنانچہ میں عہدہ کا چارج چھوڑنے کی تیاری کر رہا تھا کہ پھر اچانک میرا تبادلہ روک دیا گیا۔ بالکل ایسے ہی جس طرح مجھے تبادلہ کا سبب معلوم نہ ہو سکا تھا اسی طرح تبادلہ روکے جانے کی وجہ بھی مجھے معلوم نہ ہو سکی۔ چنانچہ میں نے اپنا بندھا ہوا بوریا بستر پھر کھول لیا اور اپنے کام میں لگ گیا۔ لیکن اس تبادلہ کے احکامات کے کچھ ماہ بعد بالآخر دوبارہ میرے تبادلہ کے احکامات جاری ہو گئے اور میں نئے چیف سیکرٹری جناب عبدالکریم لودھی کو چارج دے کر رخصت ہو گیا۔

سوال چیف سیکرٹری کی حیثیت سے سندھ میں کامیاب نہ رہنے کے اسباب کیا تھے؟

جواب میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ میں کامیاب نہ رہ سکا۔ بات یہ تھی کہ پیپلزپارٹی کے لوکل لیڈر اپنی حکومت سے بہت زیادہ توقعات رکھتے تھے۔ ہر لیڈر اپنا حق مانگنے کے لئے آگے آنا چاہتا تھا۔ کوئی پلاٹ مانگتا تھا۔ کوئی اچھی نوکری کا متلاشی تھا۔ کسی کو کوئی سہولت درکار تھی۔ کسی کو کچھ اور چاہئے تھا۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب بھی پیپلزپارٹی کی حکومت آتی ہے تو ایسا لگتا ہے کہ گویا بند ٹوٹ گئے ہیں اور قربانی دینے کا دعویٰ کرنے والے لیڈر اور کارکن اپنا اپنا حق مانگنے کے لئے آگے سے آگے آتے ہیں۔ سیاسی حکومت کی بھی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ قائم علی شاہ تک یہ شکایت پہنچتی تھیں کہ میں پارٹی کے لوگوں کے کام نہیں کر رہا ہوں۔ میری مجبوری یہ تھی کہ میں قواعد و ضوابط کو نہیں توڑ سکتا تھا۔ وزیر اعلیٰ میری مجبوری کو سمجھتے تھے‘ اور اکثر میری تائید کرتے تھے۔ لیکن ان کی بھی مجبوریاں تھیں وہ وزیر اعلیٰ کے ساتھ ساتھ پارٹی کے صوبائی صدر بھی تھے انہیں پارٹی اجلاسوں میں کارکنوں کی تنقید کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس وقت گورنمنٹ کا سارا سسٹم ہی ایسا تھا کہ پارٹی کی دخل اندازی ہر معاملہ میں بڑھ گئی تھی۔ لوگ یہ چاہتے تھے کہ ایڈمنسٹریشن اور بیوروکریسی پر پارٹی کی گرفت رکھی جائے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کے حالات کے اعتبار سے میں ایڈمنسٹریشن میں مس فٹ تھا۔

سوال اپنی تعلیم اور خاندانی پس منظر کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب میں سیالکوٹ کے ایک گاؤں تلونڈی عنایت خان میں پیدا ہوا۔ والد صاحب عزیز احمد سب جج تھے اور بعد میں سیشن جج بنے ریٹائر ہونے کے بعد لاہور میں وکالت کرتے رہے۔ ہمارا خاندان درمیانہ درجہ کا زمیندار خاندان تھا۔ دادا کا نام محمد حسین تھا اور میرے والد اور دادا بھی احمدی ہی تھے۔ ہمارا گاؤں فیض احمد فیض کے گاؤں کے قریب ہی تھا۔ اس لحاظ سے جناب فیض اور ان کے اہل خاندان سے ہمارے روابط تھے۔ میں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے پولیٹیکل سائنس میں ایم۔ اے کیا۔ اس کے علاوہ کیمبرج یونیورسٹی سے پبلک ایڈمنسٹریشن میں بھی کورس کیا۔ چین اور برطانیہ میں مختلف کورس مکمل کئے۔ بعد میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ سرکاری ملازمت میں آیا۔

سوال اس وقت سندھ کی حکومت اوور ڈرافٹ پر چل رہی ہے۔ آپ اس سنگین صورتحال سے کس طرح نمٹ رہے ہیں۔؟

جواب صورتحال واقعی انتہائی سنگین ہے۔ ہم چادر سے زیادہ پیر پھیلاتے رہے ہیں۔ ماضی کی صوبائی حکومت نے اپنے اخراجات وسائل سے کہیں زیادہ بڑھا لئے تھے اور اب صورتحال یہ ہے کہ صوبائی حکومت کا اوور ڈرافٹ اس وقت 9 بلین روپے سے زیادہ ہو چکا ہے۔ ہم اس سنگین صورت حال سے نبرد آزما ہیں اور حکومت کے اخراجات پر کنٹرول کے لئے مختلف اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ فنانس ریونیو اور پلاننگ کے وزیر کی حیثیت سے میں نے جو اقدامات کئے ہیں اس کے تحت ہم صوبائی حکومت کے اخراجات 41 بلین روپے سے کم کر کے 35ء5 بلین روپے تک نیچے لے آئے ہیں۔ اس طرح فوری طور پر اخراجات میں تقریباً 5ء5 بلین روپے کی کمی کی گئی ہے۔ جبکہ سرکاری خرچہ میں مزید کمی کے لئے راہیں تلاش کی جا رہی ہیں۔ ہم نے سالانہ ترقیاتی پروگرام (Adp) کا بھی بھرپور جائزہ لیا ہے اور جہاں جہاں غیر ضروری اسکیمیں دیکھی گئیں ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ اس طرح اے ڈی پی کے بجٹ میں ساڑھے تین بلین روپے کی کمی کی گئی ہے۔ سابق حکومت نے اراکین صوبائی اسمبلی کے لئے بہت سی ترقیاتی اسکیمیں شروع کی تھیں جس کے لئے رقم متعلقہ ایم پی اے کے نام ہی مختص کر دی جاتی تھی اور اس کو اختیار تھا کہ وہ جس طرح چاہے رقم خرچ کرے۔ ہم نے اسے روک دیا ہے۔ اسی طرح مختلف محکموں میں گنجائش سے زائد ملازم رکھے گئے تھے۔ اس میں بھی روک تھام کی گئی ہے۔ سابق حکومت نے ہر سرکاری محکمہ کا خرچ غیر ضروری طور پر بڑھایا ہوا تھا۔ بہت سے پروگرام نقصان میں چل رہے تھے۔ غیر ضروری ٹیلی فون کالوں کے بل‘ بجلی کے اضافی اخراجات پٹرول کا غیر ضروری خرچ غرض ایک ایک چیز کا جائزہ لیا گیا اور جہاں جہاں ممکن ہوا اخراجات کم کئے گئے ہیں ان اقدامات کی بدولت انشاء اللہ سیکنڈ ہاف بہتر رہے گا۔

سوال معاشی لحاظ سے دوسرے صوبوں کی

ایک اچھی بات

وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار بے اندازہ ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

حالت کیا ایسی ہی ہے؟

جواب سندھ میں سابق حکمرانوں نے شاہانہ انداز میں حکومت چلائی۔ اخراجات بہت زیادہ بڑھا لئے اور زر تلافی کی شرح 6 فیصد سے زائد ہو گئی' جس کا مطلب تھا کہ ہماری معیشت بیٹھ رہی تھی اور آگے چلنے کی اس میں گنجائش نہ تھی۔ ہماری آمدنی اور اخراجات میں بہت زیادہ گیپ تھا جبکہ دوسرے صوبوں میں یہ حالت نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سندھ کو اسٹیٹ بینک اوور ڈرافٹ کے ذریعہ اپنے معاملات چلانے پڑے۔ ایک بات یہ بھی ہوئی کہ وفاقی حکومت سے صوبوں کو ماہانہ اخراجات کے لئے فیڈرل ریونیو پول سے جو رقم ملتی ہے وہ رقم ہمیں نومبر سے ابھی تک نہیں ملی ہے۔ نومبر اور دسمبر کے مہینے گزر گئے۔ جنوری بھی جا رہا ہے اس طرح تین ماہ سے ہمارے حصے کی قسطیں نہیں مل پائی ہیں۔

سوال فیڈرل ریونیو پول سے ملنے والی رقم میں سندھ کا ماہانہ شیئر کتنا ہے اور رقم کا تعین کس بنیاد پر کیا جاتا ہے؟

جواب فیڈرل پول (Divisible Pool) سے سندھ کا ماہانہ حصہ 2875ء5 ملین ماہانہ ہے۔ پورے سال میں اس مد سے سندھ کو تقریباً 34504 ملین روپے ملتا ہے جہاں تک قسط کے تعین کا سوال ہے تو اس کے لئے بنیاد صوبہ کی آبادی ہوتی ہے۔ ہر صوبہ اپنی آبادی کے حجم کے اعتبار سے وفاقی پول سے رقم حاصل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض دوسری باتیں بھی پیش نظر رکھی جاتی ہیں جس میں صوبہ کی لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال' قدرتی آفات یا اسی طرح کے دیگر امور شامل ہیں۔ اس وقت تو حالت یہ ہے کہ ہمارے پاس خزانہ میں رقم موجود نہیں ہے۔ اور ہم اسٹیٹ بینک سے مقررہ شرح سے بہت زیادہ اوور ڈرافٹ لے چکے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ اگلے قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) ایوارڈز میں صوبوں کے لئے قابل تقسیم محاصل کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ پہلے اس میں انکم ٹیکس' سیلز ٹیکس اور کچھ اشیاء پر ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ کو شامل کیا جاتا تھا۔ اس مد کا 80 فیصد صوبوں کو اور 20 فیصد حصہ وفاق کو ملتا تھا۔ اب ان قابل تقسیم محاصل میں کسٹمز اور ایکسائز ڈیوٹی کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ صوبوں سے کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں اپنی سالانہ آمدنی میں 13ء5 فیصد کی شرح سے اضافہ کریں۔ جبکہ اخراجات میں اضافہ کی شرح کم کی جائے۔ اس امر کا فیصلہ بھی ہوا ہے کہ آمدنی اور اخراجات میں پائے جانے والے فرق کو قرضوں سے پورا کیا جائے جبکہ سندھ حکومت کا موقف ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کے تعین کے لئے مجموعی کے معیار کے علاوہ دیگر امور کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ سندھ میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی ہے جس کے لئے ماضی میں صوبے پر بہت زیادہ مالی دباؤ رہا ہے اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ سندھ سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرتا ہے۔ اگر شرح آمدنی کے لحاظ سے صوبوں کو وفاق سے حصہ دیا جائے تو سندھ کو اس کے حصے کی موجودہ رقم سے کہیں زیادہ رقم ملے گی۔ پھر یہ کہ زیادہ ٹیکس سندھ سے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے اس صوبہ کو انفرا اسٹرکچر پر زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ سندھ پر آبادی کا دباؤ بھی زیادہ ہے۔ پورے ملک سے آبادی کا انخلاء سندھ کی طرف ہو رہا ہے 1981ء کی مردم شماری کے مطابق شرح آبادی کے لحاظ سے سندھ کا حصہ 23ء28 فیصد بنتا تھا۔ اب 1995ء کے اعداد و شمار کے مطابق سندھ کا آبادی کے لحاظ سے 24ء75 فیصد کا حق بنتا ہے۔ سندھ کو گزرنے والے پانچ سال کے دوران اپنے اخراجات میں سالانہ 14 فیصد کی شرح سے اضافہ کی اجازت دی گئی تھی لیکن صوبائی حکومتوں کی پلاننگ میں خامیوں کی وجہ سے یہ اضافہ 18ء5 فیصد کی شرح سے ہوا۔ جبکہ باقی صوبوں نے اخراجات میں اضافہ 13 فیصد سے 15 فیصد تک کی شرح تک محدود رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آئندہ سندھ کو دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ بچت کرنی پڑے گی۔ اس کا اثر لازمی طور پر صوبہ کے ترقیاتی اور فلاحی پروگراموں پر منفی پڑے گا۔ اس کے علاوہ عالمی مالیاتی اداروں نے بھی وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو بجٹ خسارے میں کمی کرنے کی ہدایات کی ہے۔ وفاقی بجٹ کا خسارہ اس وقت 6 فیصد ہے جس کو سال رواں میں کم کر کے 4 فیصد اور اگلے سال سے اسے 3 فیصد تک کرنا ہے۔

سوال آپ کے وزیر بننے پر بعض مذہبی حلقے ناراض ہیں اور اس ضمن میں سندھ میں دو مرتبہ ہڑتال بھی ہو چکی ہے؟

جواب جو لوگ اس معاملہ میں ایجی ٹیشن کر رہے ہیں یا جنہوں نے ہڑتالوں کی کال دی ہے وہ بھی اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے درست ہی کر رہے ہوں گے۔ ان میں سے کئی لوگ میرے واقف ہیں۔ لیکن ایک بات میرے لئے اطمینان کی ہے کہ یہ ایجی ٹیشن میرے عقیدہ کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ کسی نے بھی میرے کردار کو برا قرار نہیں دیا۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ شخص بے ایمان ہے۔ یہ شخص کرپشن میں ملوث رہا ہے' بدکردار ہے' اس لئے اسے نکالا جائے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ کرپٹ لوگوں کے خلاف بھی رائے عامہ کو اسی جذبہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ تاکہ معاشرہ میں بے ایمانی اور لوٹ کھسوٹ کے خلاف بھی رائے عامہ ہموار ہو سکے۔ جہاں تک حلف برداری میں مسلم کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے الزام کا تعلق ہے تو میں بتا دوں کہ وزارت کے حلف کے الفاظ تمام لوگوں مسلم اور غیر مسلم کے لئے ایک ہی ہیں اور حلف کے یہ الفاظ آئین کی کتاب میں موجود ہیں۔

سوال جب قادیانی ہونے کی وجہ سے آپ کے خلاف مسلمانوں نے مہم چلائی تو آپ نے باعزت طریقہ سے کابینہ سے الگ ہو جانے کے بارے میں کیوں نہیں سوچا؟

جواب دیکھئے جناب' میں نے ساری زندگی اچھے اصولوں کی پاسداری کی ہے۔ کسی کے حق کو غصب نہیں کیا۔ کسی کو اپنی ذات سے نقصان نہیں پہنچایا تو میں اپنے حق کو کیوں چھوڑ دوں۔ بحیثیت پاکستانی کسی وزارت میں شامل ہونا میرا حق ہے۔ پاکستان کے آئین نے بھی میرے اس حق کو تسلیم کیا ہے تو پھر میں کسی کے کہنے پر یا کسی کے احتجاج کرنے پر اپنے اس بنیادی حق سے کیوں دستبردار ہو جاؤں۔ میں کسی کے غلط مطالبہ کو کیوں مانوں۔ اگر کوئی اس طرح اپنے حق کو چھوڑنا شروع کر دے تو پھر وہ پیچھے ہی ہٹتا چلا جائے گا اور پھر اس کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ پھر تو پورے ملک میں ایسا ہی ہونے لگے گا۔ لوگ آپ کو نسلی بنیاد پر' زبان' فرقہ اور علاقے کی بنیاد پر امتیاز کا نشانہ بنائیں گے اور آپ ان کے مطالبہ کے آگے جھکتے چلے جائیں گے۔ جب ملک کے دستور میں اور آئین میں میرے وزیر بننے کی گنجائش موجود ہے تو پھر لوگوں کے اعتراض کا کیا جواز ہے۔ ہاں ملک کا وزیر اعظم اور صدر بننے پر پابندی ہے۔ اب اگر اس کی خلاف ورزی ہو تو احتجاج کی گنجائش ہے۔ جب میں اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ اور کمشنر اور چیف سیکرٹری رہا۔ اس وقت بھی میرے خلاف عقیدہ کی بناء پر کبھی کبھی اعتراضات آتے تھے۔ لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ میری دیانت اور ملک سے میری وفاداری پر کبھی شک کا اظہار نہیں کیا گیا اور یہ بات میرے لئے بڑے اطمینان کی ہے کہ لوگ میرے ذاتی کردار اور میری شخصیت کے مخالف نہیں ہیں۔ میں نے بھی اپنے عمل سے کبھی یہ تاثر قائم نہیں ہونے دیا کہ خدانخواستہ میری ذات میں جانبداری کا عنصر موجود ہے۔ جب کراچی کی ایڈمنسٹریشن میرے پاس تھی اور شہر میں فسادات ہوتے۔ فرقہ پرستی کے مظاہرے ہوتے' شیعہ سنی جھگڑے کھڑے ہو جاتے تو میرا عمل کسی تعصب سے بالاتر ہو کر لوگوں کی خدمت کے لئے ہوتا تھا۔

سوال احتجاج اور ہڑتالوں کے دنوں میں کیا آپ غیر معمولی دباؤ نہیں محسوس کرتے رہے ہیں؟

جواب دباؤ کس بات کا' مجھے اپنے کام سے کام رکھنا ہے اور دوسرے اپنے کام سے کام رکھیں۔ میں تو ہڑتال کے دنوں میں بھی اپنے دفتر آیا۔ معمول کے مطابق کام کیا۔ کوئی خوف یا خطرہ محسوس نہیں کیا اور خطرہ کیوں محسوس کروں یہ سب میرے بھائی دوست اور مہربان ہیں۔ میں تو دوسرے صوبائی وزراء کی طرح اپنے لئے سیکورٹی گارڈ بھی رکھنا پسند نہیں کرتا۔ پروٹوکول کے تحت سیکورٹی گارڈ رکھنے کی پابندی ہے تو بھی میں صرف ایک سیکورٹی گارڈ پر اکتفا کرتا ہوں اس کے لئے بھی سوچتا رہتا ہوں کہ اس کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بحیثیت وزیر کوئی سرکاری رہائش گاہ حاصل نہیں کی۔ اپنے ہی گھر میں رہتا ہوں۔ اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میرے آگے پیچھے نہ سیکورٹی کی موبائل گاڑیاں گھومتی ہیں نہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے سخت پہرہ میں' میں باہر نکلتا ہوں حالانکہ ماضی میں میری جیسی صورتحال سے دوچار' صوبائی وزراء درجنوں کی تعداد میں سیکورٹی اسٹاف رکھتے تھے۔

سوال کیا کبھی وزیر اعلیٰ نے آپ کو وزیر بنانے پر پچھتاوے کا اظہار کیا؟

جواب وزیر اعلیٰ ممتاز علی بھٹو ایک مضبوط اعصاب کے مالک شخص ہیں وہ بہت ہی اچھے منتظم اور ایڈمنسٹریٹر ہیں اور اپنے کام سے ان کی کمٹ منٹ مثالی ہے۔ وہ ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور میرے کام کو سراہتے ہیں۔ انہوں نے احمدی کی حیثیت سے اپنی کابینہ میں میری شمولیت پر کبھی پچھتاوے کا اظہار نہیں کیا۔ ممتاز علی بھٹو میں ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ فائل ورک کے بڑے ماہر ہیں ایڈمنسٹریشن کے معاملہ میں فیئر ہیں اور صحیح کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے سیاسی کردار سے مجھے کچھ زیادہ واقفیت نہیں۔

سوال کیا وزارت کا حلف اٹھانے سے پہلے آپ نے قادیانی ہیڈ کوارٹرز سے اجازت لی تھی؟

جواب نہیں اجازت تو نہیں لی تھی البتہ وزارت کی پیشکش ہوئی تو اپنے خلیفہ کو لندن اطلاع دی تھی۔ ہمارے خلیفہ مرزا طاہر احمد نے اس کے جواب میں مجھے ایک خط لکھا تھا' جس میں ہمیشہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے اور راہ راست پر چلنے کی نصیحت کی تھی۔ (خط کی نقل شائع کی جا رہی ہے)

سوال پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

جواب 1973ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہ معاملہ تو اب آئین کا حصہ ہے اس لئے میرے تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آئین پاکستان کا احترام اور اس کی پاسداری ہمارے لئے لازمی ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ سب لوگوں کا ملک کے آئین پر اتفاق نہیں ہے تاہم میری ناقص رائے کے مطابق انسان کے عقائد کا معاملہ اس کا اپنا ذاتی معاملہ ہوتا ہے۔ اس کے تعین کا حق ریاست یا کسی تنظیم' جماعت' گروہ یا کسی فرد کو نہیں ہونا چاہئے۔ میں جو کچھ ہوں۔ میرا جو عقیدہ ہے۔ میری جو مذہبی سوچ ہے وہ میری ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ میں خود جانتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ میں کیا ہوں اور میرے مذہبی اعتقادات کیا ہیں۔ دوسرے کو یہ حق نہیں ہونا چاہئے کہ وہ یہ کہے کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے اور آپ یہ ہیں اور آپ یہ نہیں ہیں۔ قائداعظم بھی پاکستان میں مذہبی آزادی کے حق میں تھے۔ اس ضمن میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی اس تقریر کا حوالہ دینا مناسب ہو گا جو انہوں نے 11۔ اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس میں کی تھی۔ قائد نے کچھ اس طرح فرمایا تھا کہ "آپ کسی بھی مذہب' ذات یا فرقے سے تعلق رکھتے ہوں' اس کا مملکت کے امور سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ریاست کے شہری اور مساوی حقوق کے حامل شہری ہیں۔ اب میں سوچتا ہوں کہ ہمیں اپنے سامنے اس پہلو کو اپنے آئیڈیل کے طور پر رکھنا چاہئے اور آپ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ' ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے۔ مذہبی معنوں میں نہیں' کیونکہ ہر فرد کا اپنا ذاتی عقیدہ ہوتا ہے۔ تاہم سیاسی معنوں میں اور ایک ریاست کے شہری کی حیثیت سے۔

سوال پاکستان کے ساتھ قادیانیوں کی وفاداری کو مشکوک کیوں سمجھا جاتا ہے؟

جواب جناب عالی! پاکستانی احمدیوں کی اپنے وطن سے وفاداری کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے اور انہوں نے اس ملک کے لئے جو قربانیاں دی ہیں اور جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔ سر ظفراللہ خاں کی خدمات کو کیا کوئی نظرانداز کر سکتا ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں قائداعظم نے سر ظفراللہ کو وکیل مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اس کیس کو نہایت خوش اسلوبی سے پلیڈ کیا اور مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ 1948ء میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی ترجمانی کے لئے انہیں قائداعظم نے اقوام متحدہ بھیجا۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے سر ظفراللہ نے ہمیشہ ملک کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو لے لیں۔ سائنس کے شعبہ میں گرانقدر خدمات پر انہیں 1979ء میں نوبل پرائز ملا۔ جب سویڈن کے شہر اسٹاک ہوم میں نوبل انعام کے لئے تقریب منعقد ہوئی تو ڈاکٹر عبدالسلام نے پہلے قرآن پاک کی تلاوت کی اور پھر تقریب میں اردو میں تقریر کی حالانکہ وہ انگریزی کے بہترین مقرر تھے لیکن انہوں نے اس بین الاقوامی تقریب میں پاکستان کے تشخص کو اجاگر کیا۔ وہ ساری زندگی پاکستانی شہری رہے۔ ساری عمر پاکستانی پاسپورٹ پر دنیا بھر کا سفر کرتے رہے۔ وہ چاہتے تو کسی لالچ یا مرتبہ کے حصول کے لئے کسی بھی ملک کی شہریت اختیار کرسکتے تھے اور اس کے لئے ان کو پیشکشیں بھی ملی تھیں۔ جب اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ خالی ہوا اور تیسری دنیا کے کسی ملک سے اس عہدہ کو پر کرنے کا فیصلہ ہوا تو بہت سے عالمی اثر و رسوخ رکھنے والے ممالک نے ڈاکٹر عبدالسلام کو اس عہدہ پر نامزد کرنے کی پیشکش کی۔ ان ملکوں نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو امیدوار نامزد کرے، وہ سب مل کر ان کی حمایت کریں گے لیکن پاکستان نے اپنے اس شہری کی یقینی کامیابی کی پروا کئے بغیر صاحبزادہ یعقوب علی خان کو اس عہدہ کے لئے امیدوار نامزد کر دیا۔ جو ظاہر ہے کہ کامیاب نہ ہو سکے۔ یہاں یہ بات بھی بتا تا چلوں کہ جو ممالک ڈاکٹر عبدالسلام کو اسپانسر کرنا چاہ رہے تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ان کا ملک انہیں امیدوار نامزد نہیں کر رہا ہے تو وہ اپنے ملک پاکستان کی شہریت ترک کرکے کسی بھی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرلیں تاکہ انہیں یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدہ کے لئے کامیاب کرایا جاسکے لیکن ڈاکٹر صاحب نے اپنے ملک کے امیدوار کے مقابلے میں الیکشن لڑنے اور اپنے ملک کی شہریت ترک کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ ایک سچے اور کھرے پاکستانی تھے انہیں اپنی دھرتی سے بے پناہ محبت تھی۔ پاکستان کے سوا کسی اور ملک کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور انتقال کے بعد وہ اپنی ہی سرزمین میں دفن ہوئے۔

ملک کے دفاع کے لئے قربانیاں دینے والوں میں جنرل افتخار جنجوعہ کے کارناموں کو کون فراموش کر سکتا ہے جو 1965ء میں رن آف کچھ کی جنگ کے ہیرو سمجھے جاتے ہیں، جن کی اعلیٰ خدمات پر انہیں ستارہ جرات (ملٹری) دیا گیا۔ اسی جنگ میں اکھنور کے اہم ترین محاذ پر جنرل اختر ملک کی کمانڈ میں بھیانک ترین جنگ لڑی گئی۔ پاکستانی فوج نے اس جنگ میں دشمن کے دانت کھٹے کردیئے لیکن عین اس وقت جب پاکستان فتح کے قریب تھا تو کمانڈ تبدیل کر دی گئی اور جنرل اختر کی جگہ نامعلوم وجوہ کی بناء پر جنرل یحیٰی خان کو کمان سپرد کر دی گئی۔ اگر اس محاذ پر جنرل اختر کو ہی رکھا جاتا تو اکھنور کا محاذ فتح ہو جاتا۔ بھارت کا مقبوضہ کشمیر سے زمینی رابطہ منقطع ہو جاتا اور پھر کشمیر کو فتح کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ اس جنگ کے نتیجہ میں جنرل اختر کو ہلال جرات کا اعزاز دیا گیا۔ چونڈہ کے محاذ پر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک (بعد میں جنرل) کے کارناموں کو کون فراموش کر سکتا ہے جنہوں نے اپنی بہادری سے دشمن کے پورے آرمڈ ڈویژن کو چونڈہ میں پیش قدمی سے روک دیا۔ ان کی جنگی حکمت عملی کی بعد میں دشمن نے بھی تعریف کی اور عبدالعلی ملک کو چونڈہ کا ہیرو قرار دیا گیا۔ یہ چند مثالیں ہیں۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں احمدیوں کی قربانیوں اور کارناموں کے بارے میں موجود ہیں۔ اس کے بعد بھی ہماری حب الوطنی پر شبہ کیا جائے تو افسوس کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ۔ جمعہ ایڈیشن 31- جنوری 1997ء)

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے کوئی بہتر نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمہ دین حق میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے۔ اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے

بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔ مذاق یعنی مزاح اچھی چیز ہے لیکن مزاح کے اندر پاکیزگی ہونی چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

ملک رفیق احمد- ربوہ

افریقہ کی بیماریاں اور علاج

1981ء کے ابتداء میں وقف جدید کے دفتر میں اپنے پیارے بزرگ دوست محترم مرزا طاہر احمد صاحب کو ملنے والد صاحب کے ہمراہ پہنچا۔ آپ نے مشرقی افریقہ میں موجود بعض بیماریوں کا تذکرہ کیا اور دریافت کیا کہ آپ کے علاقہ میں کون سی بیماریاں ہیں۔ جنوبی تنزانیہ میں ایک تکلیف گاہے بگاہے مجھے یہ پہنچ رہی تھی کہ اڑنے والے گرد و غبار میں بعض زندہ ذرات تھے جو جب بھی ہاتھوں یا پاؤں کے ناخنوں کے قریب یا کسی ایسی جگہ آگرتے جہاں جلد کی کھال کے مسام میں ان کو ذرا بھی جگہ ملتی وہ داخل ہو کر چند گھنٹوں میں پھلنے پھولنے کے بعد بچے بھی دے دیتے اور سخت درد اور جلن ہوتی۔ جب اس قسم کی جلن ہوتی تو اس کا ہمارے پاس یہ فوری علاج تھا کہ بلیڈ سے جلد کاٹ کر اپریشن کر دیتے اور اس پر مٹی کا تیل یا اسپرٹ لگا دیتے۔

دوسری بیماری جوان علاقوں میں تھی وہ یہ تھی کہ جو بچے ابھی چلنے کی عمر کو نہیں پہنچتے تھے ان کو ملیریا بخار ہوتا جب بخار اپنی انتہاء کو پہنچنے لگتا تو بچہ آنکھیں کھولے ہوئے بے ہوش ہو جاتا۔ اس بات کا تجربہ خود مجھے اپنے گھر میں ہوا۔ میرا بیٹا مبشر احمد اس قسم کے بخار کا شکار ہوا جب سخت بخار کی حالت میں وہ آنکھیں کھولے ہوئے بے ہوش ہو گیا تو ہمیں اس قسم کی بے ہوشی کی تفصیل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بہت گھبراہٹ ہوئی۔ ہسپتال میں اس قسم کے بخار کا علاج فوری نہ مل سکا لیکن مقامی لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ ہم بچے کی جیب میں یا سرہانے کے نیچے یا بازو پر تھوم کوٹ کر اور ہینگ باندھ دیں تو بخار خود بخود جاتا رہے گا۔ ہمیں بازو پر باندھنا تو پسند نہ آیا کیونکہ یہ طریق تعویز باندھنے کے مشابہ تھا لیکن اس نسخہ کے قریب رکھنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوا۔

تیسری بیماری وہ عورتوں میں ایک مرض تھا جس کو ڈیگے ڈیگے کہتے تھے اور اس کا علاج مقامی دیسی حکیم کرتے تھے اور اس بیماری کو جنوں کی بیماری کہہ کر اتنا دردناک علاج اور سختی بچیوں پر کرتے کہ ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی۔ اس جنون یا ہسٹریا کی حالت میں وہ عجیب و غریب گفتگو کرتیں جس کے متعلق لوگ یہ سمجھتے کہ وہ عربی یا کوئی اور زبان بول رہی ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ بے معنی باتیں کرتی تھیں۔

ان تین قسم کی بیماریوں کا تذکرہ ہم نے اپنے پیارے بزرگ دوست کے سامنے کیا جس پر ہمیں ہومیو پیتھی کی دوائیں تیار کروا کر دے دی گئیں تا وہاں جا کر خدمت خلق کے کام کا آغاز کیا جائے۔ ہم ان دنوں سونگیا شہر میں تعمیر کے کام میں مصروف ہو گئے اور چند دنوں بعد پیسے کی کمی کی وجہ سے مناسب سمجھا کہ نامکمل مکان میں رہائش اختیار کرلیں تا اس طرح نوجوان زیادہ جوش سے ہاتھ سے کام کرنے میں حصہ لیں اور مقامی لوگوں کے بیمار افراد کو دوا دینی شروع کر دی لیکن ابھی تھوڑے دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن جب صبح کے وقت بیدار ہوا اور ایک بیمار دوائی کے لئے آیا تو مجھے دوائی کی شیشیاں نظر نہ آئیں۔ مجھے بہت تشویش ہوئی کہ پلاسٹک کی شیشیاں غائب ہو گئی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان کو چوہے دور لے جا کر کاٹ کر کھا بھی گئے ہیں اور کچھ تھوڑی سی گولیاں ادھر ادھر بکھری پڑی ہیں۔ ہم نے فوری طور پر یہ سنسنی خیز خبر جلی حروف میں لکھ کر اپنے پیارے طاہر کو بھیجی۔ تھوڑے دن بعد پیارے کا پیار سے بھرا ہوا پیارا خط ملا کہ ان چوہوں کو جنہوں نے گولیاں کھائی ہیں انڈر ابزرویشن (زیر نگرانی) رکھ کر یہ چیک کیا جانا چاہئے کہ ان دواؤں کا ان کی صحت پر کیا اثر ہوتا ہے۔ ہم نے چوہے تلاش کئے اور ہمیں اتنا اثر ضرور نظر آیا کہ گولیاں کھانے کے بعد ان میں ہمارے گھر سے بھاگ جانے کی انتہائی خواہش پیدا ہوئی۔ اور وہ دوبارہ نظر نہ آئے۔ کاش وہ پکڑے جاتے اور ہم بھی ضرور ان کو انڈر ابزرویشن رکھ کر ہی چھوڑتے۔

افریقہ براعظم میں بیماریاں مختلف قسم کی ہیں جن میں سے ہمیں مشرقی افریقہ کی بعض بیماریوں کے مریضوں اور علاج معالجہ کی صورت حال کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کا سبب شاید وہاں کی خوراک کا فرق ہے جو ہماری اور ان کی خوراک میں ہے۔ ہم تو ہر روز گندم کی روٹی یا چاول کا استعمال کرتے ہیں لیکن وہاں کے مقامی لوگوں کی خوراک اگالی تھی جس کے پکانے کا طریق یہ ہے کہ پہلے مکئی کا چھلکا اتاریئے خواہ کسی مشین کے ذریعے یا بھگو کر رکھنے کے بعد کوٹنے سے اس کا چھلکا اتارا جائے اس کے بعد اس کو پیس لیجئے۔ اب اگالی اس طرح پکائی جاتی ہے کہ کھلے منہ والا دیگچہ یا کڑاہی پانی ڈال کر آگ پر رکھیں جب پانی ابلنے لگے تو اس میں تھوڑا تھوڑا آٹا ڈال کر ہلاتے جائیں اس طرح آٹا پکتا جائے گا جب آٹا حلوے کی طرح سخت ہو جائے اور پانی ختم ہونے لگے تو اس کو اتار لیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اس میں میٹھا یا نمک ڈالنا منع ہے۔ اس اگالی کو سالن کے ساتھ لگا کر کھانے میں بہت مزہ آئے گا۔ لیکن اگر آپ کو یہ پسند نہ ہو تو اوجی (Ugi) پی کر لطف اندوز ہوں اس کا طریق یہ ہے کہ برتن میں پانی ڈال کر ابالیں جب ابلنے لگے تو اس میں مکئی کا آٹا ڈالتے جائیں اور ہلاتے جائیں جب ابھی ستوؤں کی طرح پینے کے قابل نرمی ہو تو آپ اس کو اتار لیں اور اس مشروب میں آپ میٹھا ڈال کر پیئیں تو بہت مزہ آئے گا۔ آپ کو پسند آئے یا نہ آئے ہمیں تو یہ بہت پسند ہے۔ اور کبھی کبھی پینے کو دل کرتا ہے۔ ویسے آپ کو یہ راز کی بات بتا دوں کہ مکئی کا آٹا بجائے روٹی پکا کر کھانے کے پانی میں بال کر کھانے کے نتیجہ میں ہمیں یہ بات ضرور نظر آئی کہ وہاں کے رہنے والوں کے بال پچاس سال کی عمر میں بھی کالے ہی نظر آتے ہیں۔ آپ بھی یہ نسخہ استعمال کریں شاید ہیئر کلرز سے چھٹکارا ہو جائے لیکن ہم نے ہیر کلرز کو چھوڑنا ہی مناسب

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مغرب کے خلاف ایران بھارت چین اتحاد

ایران نے مغربی دنیا کے خلاف محاذ بنانے کی خاطر بھارت چین اور ایران کی تکون قائم کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ تاہم بھارت نے ایران کی اس تجویز پر کسی خاص جوش و خروش کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بی بی سی کے مطابق ایران چاہتا ہے کہ بھارت جوھری ایندھن بنانے کے معاملے میں بھی اس کی مدد کرے۔ لیکن بھارت ابھی محتاط رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر اندر کمار گجرال کے دورۂ تہران میں بھی اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بھارت ایران کا اس بات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے کہ اس نے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو اس امر سے باز رکھا کہ کشمیر کے مسئلے کو کسی بین الاقوامی فورم پر اٹھایا جاسکے۔

ایران نے بھارت اور چین کے ساتھ اور چین نے بھارت اور ایران کے ساتھ جو تعلقات قائم کر رکھے ہیں ان کو دیکھا جائے تو ایران کی یہ تجویز عین فطری معلوم ہوتی ہے۔ بھارت جس طرح ایران کے ساتھ بڑھ بڑھ کر محبت کی پینگیں بڑھا رہا ہے اس کے پیش نظر اب بھارت ایران چین اتحاد رسمی طور پر نہ بھی تو عمومی رنگ میں اس اتحاد کی شکل نظر آسکتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ جب ایران اور پاکستان اور پاکستان اور چین کی دوستی مثالی تھی اور اس میں بھارت کوئی رخنہ اندازی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن ایران کے امریکہ کے ساتھ سخت کشیدہ تعلقات کے باعث پاکستان ایران سے دور ہوتا چلا گیا۔ اب پاک ایران دوستی محض زبانی دعوؤں پر ہے۔

اور اسی طرح پاک چین دوستی کی مثالیں دی جاتی تھیں اور چین بھارت دشمنی بھی ضرب المثل تھی لیکن اب تینوں ملکوں کے حالات بدل چکے ہیں۔ اس لئے ایران کی کوشش اگر آج نہ بھی کامیاب ہوئی تو کل کامیاب ہو سکتی ہے۔

○○○

نیٹو میں توسیع کا تنازعہ

مشرقی یورپ میں کمیونسٹ حکومتوں کے خاتمے کے بعد گویا کمیونزم کی صف لپیٹ دی گئی۔ صرف یہی نہیں بلکہ کمیونسٹ ممالک کے فوجی اتحاد وارسا پیکٹ کو بھی ختم کر دیا گیا۔ یہ فوجی اتحاد نیٹو کے جواب میں وجود میں آیا تھا اور دونوں اتحادوں کی موجودگی میں دنیا کے دو طاقتور بلاکوں کے درمیان طاقت کا توازن برقرار رہتا تھا۔ اب جب سے سوویت یونین ٹوٹا ہے اس کے بعد دنیا کی واحد سپر پاور صرف امریکہ رہ گیا ہے۔ اب ہر کسی کی خواہش ہے کہ امریکہ کے قریب ہوا جائے۔ چنانچہ سابق کمیونسٹ ممالک اب نیٹو میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور خود امریکہ اس بارے میں بہت محتاط ہے چونکہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے روس کو نیٹو میں شامل کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے اب روس دیگر ممالک کو بھی نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے کہ اصول پر عمل کرتے ہوئے ان کی بھی نیٹو میں شمولیت کا مخالف ہے۔

نیٹو میں توسیع کے مسئلے پر روس اور امریکہ میں مذاکرات ہوئے جو ناکام ہو گئے ہیں۔ وائس آف جرمنی کے مطابق امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ روس کے ساتھ مذاکرات میں روس کو اس معاملے میں قائل کرنے میں ناکام رہیں۔ روس مشرقی یورپ کے سابق ممالک کی نیٹو میں شمولیت کو اپنے لئے خطرہ تصور کرتا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس نے نیٹو کے معاملے میں معاہدے کی طرف اہم پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے ماسکو میں روسی وزیر خارجہ اور دوسرے عہدیداروں کے ساتھ سنجیدہ اور تعمیری مذاکرات کئے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ابھی تک کچھ پیچیدہ معاملات حل طلب ہیں۔

○○○

ترکی کی امریکہ کو وضاحت

ماضی میں امریکہ کا بہت قابل اعتماد ساتھی ترکی تھا۔ اور ترکی کی تمام پالیسیاں امریکہ اور مغربی ممالک کے تابع ہوا کرتی تھیں۔ لیکن ترکی میں اسلام پسند حکومت کے آجانے کے بعد اس نے ایران کے ساتھ دوستی کا جو غیر معمولی اقدام کیا ہے اس نے امریکہ کو ناراض کر کے رکھ دیا ہے۔ ترکی کے انڈر سیکرٹری برائے امور خارجہ انور اومن نے گزشتہ روز واشنگٹن کے انسٹی ٹیوٹ برائے مشرق قریب میں ایک تقریب سے خطاب کرتے کہا ہے کہ اگرچہ امریکہ کو ترکی اور ایران کے سیاسی اور اقتصادی تعلقات اور تعاون پر اعتراض ہے۔ تاہم ترکی اپنے ہمسایہ ملک ایران کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے پر مجبور ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دوست چننے میں آزاد ہیں اور جغرافیائی اور اقتصادی وجوہات پر ایران کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے پر مجبور ہیں۔

ترکی کا ماضی بتاتا ہے کہ اس نے ہمیشہ ایران کے ساتھ قریبی دوستانہ تعلقات رکھے ہیں۔ ماضی کی آر سی ڈی تنظیم میں ترکی ایران اور پاکستان کے درمیان قریبی دوستی اور تعاون تھا۔ اب ترکی امریکہ کے دباؤ میں آکر ایران کے ساتھ دوستی سے انحراف کرنے کا قدم نہیں اٹھا سکتا۔

○○○

پیرو میں حکومت اور باغیوں میں مذاکرات

جب پیرو کے دارالحکومت لیما میں جاپان کے سفیر کی رہائش پر باغیوں نے چھاپہ مار حملہ کر کے 400 افراد کو یرغمال بنایا تھا اس وقت پیرو کی حکومت کا رویہ باغیوں کے ساتھ بے حد سخت تھا۔ یرغمالیوں کی تعداد تو اب کم ہو کر 72۔ رہ گئی ہے لیکن اب طویل عرصہ گزرنے کے بعد پیرو کی حکومت بھی نرمی کرنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ یرغمالیوں کا بحران کسی بھی صورت میں حل ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔

پیرو کے باغیوں کا مطالبہ ہے کہ پیرو کی جیلوں میں ان کے 400 ساتھیوں کو رہا کیا جائے۔ پیرو کی حکومت یہ مطالبہ ماننے سے مسلسل انکار کرتی رہی ہے۔ تاہم اب پیرو کی حکومت اور باغیوں کے درمیان بات چیت شروع ہو چکی ہے اور اس بات چیت میں باغیوں کے سربراہ نے بھی شرکت کی ہے۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 6- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 المائدہ دال ماش۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے۔
9-30 عربی پروگرام قصیدہ۔ نظم۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ کا سندھی ترجمہ۔(26-5-95)۔
1-00 المائدہ دال ماش۔
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-55 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چینی پروگرام۔(۔) اصول کی فلاسفی۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 کوئز پروگرام۔ لجنہ اماء اللہ۔ میرپور خاص بمقابلہ فیصل آباد بمقابلہ لاہور بمقابلہ راولپنڈی بمقابلہ ملتان۔
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21۔(4-5-94) حصہ دوئم۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 روسی پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

جمعہ 7۔مارچ 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 بزم مشاعرہ۔ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 صبح۔ کوئز پروگرام۔ لجنہ اماء اللہ۔ مقابلہ میرپور خاص۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ راولپنڈی اور ملتان۔(دوبارہ)۔
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21۔(4-5-94) حصہ دوئم (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام۔
2-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔ 7-3-97۔
7-15 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 بیت بازی۔ کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

ہفتہ 8۔مارچ 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔

خلافت لائبریری ربوہ

1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-7 (دوبارہ)-
3-45 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت فضل لندن- یو- کے- 97-3-7 (دوبارہ)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 بیت بازی- کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد- (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر دین حق اور سائنس از سیٹھ محمد الہ دین-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-7 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 (دوپہر)- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 97-3-7 (دوبارہ)-
1-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق-
1-45 لقاء مع العرب-
2-50 اردو کلاس-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (86-2-28)-
7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-8)-
8-30 کینیڈین ڈسک-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھئے-

بدھ 5- مارچ 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-30 فزیکل فٹ نس-
2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-3-14) (دوبارہ)-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 (صبح) طبی معاملات یرقان-
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-3-4) (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-30 فزیکل فٹ نس
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-55 بنگالی پروگرام- خطبہ ترجمہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقن پروگرام-
7-00 (رات) نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

اتوار 9- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-8) (دوبارہ)
4-00 چینی زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈسک-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-8) (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھئے- (دوبارہ)-
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال لندن (97-2-15)-
7-30 رات- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-9-
8-30 اراؤنڈ دی گلوب- موروسندھ میں ایک نمائش-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کا مشاعرہ-

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

جمعرات 27- فروری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 المائدہ- سبزی کی بھجیا-
3-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
4-00 عربی زبان سیکھئے-
4-30 عربی پروگرام- قصیدہ / نظم
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
9-30 عربی پروگرام- قصیدہ / نظم
10-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ- (19-5-95)-
1-00 المائدہ- سبزی کی بھجیا-
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-55 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 چینی پروگرام-
7-00 رات- نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 کوئز پروگرام- لجنہ اماء اللہ راولپنڈی بمقابلہ ملتان بمقابلہ گوجرانوالہ-
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21- (4-5-94) حصہ اول-
9-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
10-00 بوسنین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے-

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے- براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں-

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 1

میں کمزوری ہو تو ہو- مگر یہ ایسی حالت ہو گی جیسے ایک بیمار اچھا تو ہو گیا- مگر کمزوری کی وجہ سے اس کا قدم صحیح طور پر نہ پڑتا ہو- دیکھو نمونیہ یا محرقہ کی بیماری ہے- محرقہ پہلے تھوڑا ہوتا ہے مگر جس کو ہو گا ڈاکٹر اسے دیکھ کر کانپ جائے گا- کہ نہ معلوم اس کا کیا حال ہو گا- لیکن جب محرقہ انتہا کو پہنچنے کے بعد کم ہو جاتا ہے- تو وہی ڈاکٹر جو پہلے دن 99 درجہ پر خطرہ محسوس کر رہا تھا- وہی اب 102 درجہ پر خوش ہو گا- اس پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس دن تو وہ 99 درجہ پر گھبراتا تھا مگر آج پندرہ دن کے بعد 102 درجہ پر خوش ہو رہا ہے تو بیوقوف ہو گا- کیونکہ اس دن وہ 99 درجہ میں ترقی کی روح دیکھتا تھا اس لئے گھبراتا تھا- اور اب 102 درجہ میں تنزل کے آثار دیکھتا ہے- اس لئے خوش ہے- پس جب قدم آگے کو بڑھ رہا ہو اور دیکھے کہ قرب الی اللہ کی طرف جا رہا ہے- تو کمزوریاں خواہ کیسی ہی ہوں- ان کی پرواہ نہ کرے لیکن اگر دیکھے کہ وہ کوئی گناہ نہیں کرتا- مگر خدا کے قرب کی طرف اس کا قدم نہیں جا رہا- اس کے دل میں قرب الی اللہ کے لئے کوئی تڑپ نہیں تو وہ سمجھ لے کہ اس کی محرقہ بخار چڑھنے کی حالت ہے- جو سخت خطرناک ہے-

(از خطبہ 2- دسمبر 1921ء)

OOO

بقیہ صفحہ 5

سمجھا ہے بالوں کی مرضی ہے سفید رہیں یا سیاہ اور شاید اسی بے پرواہی کا نتیجہ ہے کہ سفید بالوں نے اب کالے ہونے کی راہ اختیار کر لی ہے-

OOO

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 26 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سابقہ دور میں زبانی جمع خرچ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ توانائی کا بحران حل کرنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ آئل اینڈ گیس کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر انہوں نے کہا کہ فطرت نے ہمیں فیاضی سے قدرتی وسائل دیئے ہیں ان سے استفادہ کے لئے جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

○ "قرض اتارو ملک سنوارو" مہم کے دوران دنیا کے کونے کونے سے اہل پاکستان رقوم بھیج رہے ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں مقیم پاکستانی 20 کروڑ ڈالر بھیجیں گے۔ آزاد کشمیر چیمبر آف کامرس نے 50 کروڑ ڈالر جمع کرانے کا ہدف مقرر کر لیا۔ بینک آف پنجاب ایک کروڑ روپیہ دے گا۔ رانا زاہد توصیف ایم این اے کی جانب سے ایک کروڑ کا عطیہ دیا گیا ہے۔ مختلف اداروں کی طرف سے ایک دن کی تنخواہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ نجم الدین شیخ کو سیکرٹری خارجہ کے عہدے سے ہٹا کر شمشاد احمد کو سیکرٹری خارجہ بنا دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف سے سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے اہم ملاقات کی اور سینٹ کے الیکشن پر گفتگو کی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے امریکی سفیر سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پریسلر ترمیم امتیازی قانون ہے۔ اسے ختم کیا جائے اس قانون کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں سرد مہری آئی ہے۔ امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل میں اپنا کردار ادا کرے جنوبی ایشیا کے متعلق مساویانہ پالیسی اختیار کی جائے۔

○ وفاقی وزیر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ وسطی ایشیا کے تیل اور گیس کے ذخائر کو پائپ لائن کے ذریعہ گوادر کی بندرگاہ تک ملا دیا جائے گا۔ سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لئے سمندر میں تیل کی تلاش کے لئے مراعات کے نئے پیکیج کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔

○ سات رکنی وفاقی کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے۔ وزراء میں جن کے محکموں کا اعلان نہیں کیا گیا۔ درج ذیل افراد شامل ہیں۔ گوہر ایوب' سرتاج عزیز' چوہدری شجاعت حسین' اسحاق ڈار' سیدہ عابدہ حسین اور نثار علی خان' اصغر علی شاہ وزیر مملکت ہوں گے۔ سید مشاہد حسین کو وزیر اعظم کا مشیر بنایا گیا ہے۔ ان کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا۔ صدر لغاری نے کابینہ کے ارکان سے حلف لیا۔ وزیر اعظم نواز شریف بھی اس موقع پر موجود تھے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے سامان تعیش کی درآمد پر فوری پابندی عائد کر دی ہے۔ انہوں نے وزارت مواصلات کو حکم دیا ہے کہ سڑکوں کا جال بچھانے کے لئے قلیل اور طویل المدت منصوبے تیار کئے جائیں۔ موٹروے کو جنگی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ وزارت داخلہ کو حکم دیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں کی رہائش گاہوں پر پولیس گارڈ فرائض انجام دیتے رہیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ عوام کشکول توڑنا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم کی اپیل پر مثبت رد عمل ہوا ہے ہم آدھا ملک کھو چکے ہیں۔ باقی کا دفاع ہماری ذمہ داری ہے۔ قوم فضول خرچی ختم کر کے سادگی سے زندگی گزارنا شروع کر دے قائد اعظم کی تعلیمات پھیلانے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قائد اعظم نے خود کو کبھی کرپشن میں ملوث نہ ہونے دیا۔ نہ کرپشن برداشت کی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے گزشتہ روز صدر اور آرمی چیف سے ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے صدر کو اپنی ترجیحات سے آگاہ کیا اور فرقہ وارانہ فسادات سے نبٹنے کی حکمت عملی سے آگاہ کیا۔

○ بھارتی دارالحکومت نئی دہلی میں منگل کے روز بموں کے تین زبردست دھماکے ہوئے۔ متعدد افراد شدید زخمی ہوئے۔

○ آزاد کشمیر میں بھی جمعہ کی بجائے اتوار کو تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود نے کہا ہے کہ ہم نواز شریف کی "قرض اتارو۔ ملک سنوارو" مہم میں بھرپور معاونت کریں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈروں شیخ رفیق' جہانگیر بدر' اور مشتاق اعوان نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اب آصف زرداری پر ہیروئن کی سمگلنگ کا الزام عائد کیا گیا ہے جبکہ یہ الزام لگانے والے سرے محل کا ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ سنڈے ٹائمز کا کردار صحافتی اصولوں کے منافی ہے۔

○ صوبائی سیکرٹری اسامہ موعود کو گزشتہ روز سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے جنازہ میں پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ نے بھی شرکت کی۔

○ بھارتی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم گاوڑا نے کشمیر پر پاکستان کو مذاکرات کی پیشکش نہیں کی۔ معمولی ایڈجسٹمنٹس کے لئے مذاکرات کرنے کو نہیں کہا بلکہ کہا تھا کہ تجارت' مواصلات اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں تعلقات بڑھیں گے۔

○ اتوار کی تعطیل کا نوٹیفکیشن جاری ہو جانے کے بعد جمعہ کو سکول اور کالج کھلے رہیں گے۔ جمعہ کو بارہ بجے دن تک نصف اور اتوار کو مکمل تعطیل ہو گی۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے بھی تحریک نجات قرضہ میں 10 ہزار روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ سینٹ کے الیکشن کے لئے آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے اس کے تحت دفعہ 62-63 پر پورا اترنا لازمی ہو گا۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ شہباز شریف کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کے بعد بظاہر فرقہ واریت کی لہر تیز ہو گئی ہے۔ دہشت گردوں نے صرف چار دن میں گیارہ قتل کئے۔

○ مسلح افواج کے سربراہوں نے دو ماہ اور افسروں اور جوانوں نے دو دن کی تنخواہ وزیر اعظم کی قرض اتارنے کی سکیم میں دے دی۔

○ ایل ڈی اے لاہور کے سابق ڈی جی شیخ رشید اور ٹیپا کے سابق چیف انجینئر خوشحال خان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر فیروز پور روڈ کے انڈر پاس کے اخراجات 4 کروڑ سے بڑھا کر 14 کروڑ کرنے اور رنگ محل ڈی پوائنٹ کار پلازہ میں کروڑوں روپے کے گھپلوں کا الزام ہے۔

○ خفیہ اداروں سے وزیر اعظم کی اجازت سے بغیر فون ٹیپ کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا ہے۔ وزیر اعظم کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے والے ادارے کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ سابق ادوار میں سیاستدانوں' ججوں' جرنیلوں اور صحافیوں کے فون ٹیپ ہوتے رہے تھے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے دوسرے روز بھی صبح نو بجے سے ساڑھے نو بجے کے وقفے میں 34 کالیں سنیں۔ فوجیوں نے بھی فون کئے۔ مختلف لوگوں نے دوہرے نظام تعلیم کے خاتمے اور شادیوں پر فائرنگ بند کرانے کا مطالبہ کیا۔ تحریک نجات قرض کا خیر مقدم کیا۔ لوگوں نے سینماؤں میں فحاشی پر اظہار تشویش کیا۔ ایک خاتون نے کہا کہ میری بیٹی زرداری کے اصطبل دیکھنا چاہتی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ فیروز پور روڈ انڈر پاس اڑھائی ماہ میں ٹریفک کے لئے کھول دیا جائے گا۔

○ الیکشن 1990ء میں سیاستدانوں پر آئی ایس آئی (فوج کا حساس خفیہ ادارہ) سے پیسے لینے کے الزام میں جنرل اسد درانی اور جنرل نصیر اللہ بابر کو سپریم کورٹ نے طلب کر لیا ہے۔ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے تسلیم کیا تھا کہ آئی ایس آئی نے 1990ء میں بے نظیر کے خلاف اتحاد (آئی-جے-آئی) کی تشکیل کے لئے سیاستدانوں' پارٹیوں اور اہم شخصیات کو 14 کروڑ روپے تقسیم کئے تھے۔

○ نہایت رازداری کے ساتھ چار ملکوں کے سفارت کاروں اور ریٹائرڈ جرنیلوں کے بند کمرے کے مذاکرات اسلام آباد میں ختم ہو گئے۔ ان ملکوں میں پاکستان بھارت چین اور امریکہ شامل ہیں۔ آئندہ مذاکرات نئی دہلی میں ہونے کا امکان ہے۔ ان میں جو سفارت کار شامل ہیں ان میں پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر رابرٹ اوکلے' آرمڈ کنٹرول ایجنسی کے سابق سربراہ سومین برگیوچ اور سٹوکوسن' چین کی جانب سے سابق سفیر اوم ٹیانگ اور مسٹر جین۔ بھارت کی جانب سے ایک ریٹائرڈ جنرل اور پاکستان کی جانب سے سابق وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ر) کے ایم عارف' سابق وزیر خارجہ عبدالستار' سابق سیکرٹری خارجہ نیاز اے نائیک اور ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان۔ یہ مذاکرات قطعی طور پر غیر سرکاری قرار دیئے جا رہے ہیں۔ ان مذاکرات کو شنگھائی تھری کا نام دیا گیا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کے قتل کے معاملے میں جنرل نصیر اللہ بابر سے بھی پوچھ گچھ کی جائے۔

WORLDWIDE PROPERTY CONSULTANTS
REAL ESTATE SALE & PURCHASE
ROOM NO. 70-71 F, FIRST FLOOR,
LIBERTY PLAZA, LIBERTY MARKET,
GULBERG III, LAHORE
PH: 042-5752532-5753827 FAX: 042-5752532

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت • بغیر ٹانکے کے
جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
وارنٹی واعتماد کا نام
سرمد جیولرز
دکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ - کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون: 212434-211434 (04524)